© rasailojaraid.com

امام ابونعیم اصفہانی

ولادت ۳۳۶ھ وفات ۴۳۰ھ

نام احمد بن عبداللہ، کنیت ابونعیم۔

۳۳۶ھ میں اصفہان میں پیدا ہوئے، اسی کی نسبت سے اصفہانی کہلاتے۔

آپ ایک علمی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کے والد عبداللہ بن احمد بھی علم و فن کے دلدادہ تھے اور آپ کے نانا محمد بن یوسف مشہور زاہد اور ممتاز صوفی تھے۔ (ابن خلکان ج ۱ ص ۴۵، تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۹۱، طبقات الشافعیہ ج ۳ ص ۸۵)

اساتذہ و شیوخ:

امام ابونعیم کے اساتذہ و شیوخ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اربابِ سیر کا بیان ہے کہ انہوں نے بے شمار فضلاء و علماء سے استفادہ کیا۔

حافظ ذہبی لکھتے ہیں،

"وخلا ئق بخراسان والعراق .... من لقی الکبار مالم یقع الحافظ" (تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۲۹۲)

انہوں نے خراسان و عراق کے بے شمار لوگوں سے کسب فیض کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کو جس قدر اکابر و شیوخ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اس سے اور محدثین محروم ہیں!"

تاہم آپ کے مشہور اساتذہ و شیوخ یہ ہیں:

امام ابوالقاسم طبرانی، ابوالشیخ ابن حبان، ابوبکر الآجری، اور ابوعلی بن صواف۔

تلامذہ:

آپ کے تلامذہ و مستفیدین کا حلقہ بہت وسیع ہے۔

بعض مشہور تلامذہ یہ ہیں:

امام ابوبکر خطیب بغدادی، ابوبکر بن علی ذکوانی، ابوعلی حسن بن احمد حداد۔

رحلت و سفر:

آپ نے تحصیلِ تعلیم اور حدیث کے سماع کے لیے عراق، حجاز، خراسان، شام، بغداد، واسط، نیشاپور، مکہ، بصرہ اور کوفہ وغیرہ کا سفر اختیار کیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حفظ وضبط وثقاہت:

امام ابو نعیم کے حفظ وضبط، ثقاہت وعدالت پر ارباب سیر کا اتفاق ہے۔ مورخین نے الحافظ المشہور، الحافظ الکبیر، اور من اکابر الحفاظ الثقات کے القاب سے یاد کیا ہے (تذکرۃ الحفاظ) علامہ ابن سبکی تحریر فرماتے ہیں کہ وہ حفظ وضبط میں مرتبہ کمال پر فائز تھے (طبقات الشافعیہ ج ۳ ص ۸)

حدیث میں درجہ و مرتبہ:

فن حدیث میں آپ کا مقام و مرتبہ بہت بلند تھا۔ تذکرہ نویسوں نے آپ کو محدث العصر اور من اعلام المحدثین والرواۃ کے لقب سے موسوم کیا ہے۔

علامہ ذہبی فرماتے ہیں:

"وہ علوئے اسناد، حفظ حدیث اور جملہ فنون حدیث میں تبحر کے لحاظ سے پوری دنیا میں ممتاز تھے۔" (تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۹۱)

درس حدیث میں آپ کی غیر معمولی شہرت تھی اور علمی کمال کے مالک تھے۔ ان کی مجلس درس بڑی وسیع تھی۔ دور دراز سے طلبائے حدیث آپ کے درس میں شریک ہوتے اور مستفید ہوتے۔

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ لکھتے ہیں کہ:

"جب ان کی مجلس درس آراستہ ہوتی تو ارباب فن اور محدثین عجز و نیاز کے ساتھ ان کے دولت کدہ پر حاضر ہو کر بڑی رغبت اور مکمل انہماک کے ساتھ اکتساب فیض کرتے تھے کیونکہ ان کے علوئے اسناد، جودت حفظ اور نور علم کا چرچا تھا۔" (بستان المحدثین ص ۴۴)

وفات:

۹۴ سال کی عمر میں محرم الحرام ۴۳۰ھ میں انتقال کیا۔

تصنیفات:

آپ کی تصانیف کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

فن حدیث پر بھی آپ کی بہت کتابیں ہیں۔ کتاب المستخرج علی البخاری، کتاب المستخرج علی المسلم، کتاب الاربعین زیادہ مشہور ہیں مگر یہ سب کی سب غیر مطبوعہ ہیں مگر آپ کی شہرت آپ کی دو کتابوں دلائل النبوۃ اور حلیۃ الاولیاء سے ہوئی۔

© rasailojaraid.com